AL-AASAR Journal
Quarterly *Research* Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اصول ضرورت اور الکوحل ملی ادویات کا استعمال

"THE PRINCIPLE OF NECESSITY AND THE USE OF ALCOHOL-BASED MEDICINES IN ISLAMIC JURISPRUDENCE"

Maleeha Hameed
Mphil Scholar Sheikh Zayad Islamic Center Punjab University Lahore

Abstract:
This research explores the Islamic legal principle of necessity (ḍarūra) and its implications for the permissibility of alcohol-based medications. Islamic jurisprudence, while rooted in immutable divine principles, incorporates flexibility to accommodate emerging human needs. The doctrine of necessity allows for temporary suspension of prohibitions when life, health, or essential functions are at stake. Through classical definitions and scholarly interpretations, the study outlines strict conditions under which prohibited substances, such as alcohol, may be used in treatment—namely when no permissible alternative exists, the treatment is effective, and its usage is limited to the required amount. Historical and contemporary fatwas are presented, reflecting juristic consensus on using alcohol-derived medicines in critical medical situations, especially when the intoxicating element is either negligible or transformed during manufacturing. The study concludes that Islamic law, through nuanced jurisprudence and foundational maxims such as "الضرورات تبيح المحظورات" (necessities permit the prohibited), provides a compassionate and practical legal framework that balances religious values with human welfare -
The content is primarily derived from a thesis titled ***"A Critical Study of Fatwas Issued on the Basis of Necessity and Need in Urdu Fatawa Collections"***

Key words:
Legal principal of necessity ,alcohol based medication , "الضرورات تبيح المحظورات" , Historical and contemporary fatwas on alcohol based medication .

موضوع کا تعارف

مذہبِ اسلام مکمل دستورِ زندگی اور کامل نظامِ حیات کا ضامن ہے، قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کا سامان مہیا کرتا ہے، اس کے بنیادی اصول وضوابط اٹل ضرور ہیں؛ مگر تغیر پذیر دنیا میں ہر انقلاب سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس دین کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں نہ صرف لوگوں کی ضرورت وحاجت کا مکمل خیال رکھا گیا ہے بلکہ اس کو شریعت اسلامیہ کا ایک اصول بنا دیا گیا ہے اور یہ اصول شریعت کے بہت سے احکام میں تخفیف کا سبب ہے۔

دکتور وہبہ الزحیلیؒ ضرورت کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الضرورة نظرية متكاملة تشمل جميع احكام الشرع، يترتب عليها اباحة المحظور، وترك الواجب [1]

"ضرورت ایک مکمل نظریہ ہے جو تمام احکام شریعت کو شامل ہے ضرورت کی وجہ سے ہی ناجائز کے جائز ہونے اور واجب کے ترک کرنے کا حکم مرتب ہوتا ہے۔"

[1] زحیلی، دکتور، وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، دمشق، س ن، ج4ص 153

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research* Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہر زمانہ میں تسہیل احکام اور دین کی فطری سہولت کو بر قرار رکھنے کے لئے اور مکلفین کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے دیگر دلائل شرعیہ کی طرح ضرورت بھی مقاصد شریعت کی حفاظت کا موقع فراہم کرتی ہے مضطر کے لئے ممنوعات شریعت میں ضرور تامباح ہو جاتی ہیں اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:لاتفاقهم على الجواز الحرام للضرورة [2]

"چونکہ حضرات فقہاء کا ضرورت کے تحت حرام کے جواز پر اتفاق ہے۔"

شریعت نے شدید ضرورت کے وقت تداوی بالمحرمات کی اجازت دی ہے لیکن اس کی حد یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب کوئی دوسرا علاج موثر نہ ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ بقدر ضرورت ہی ہو گا۔اسی وجہ سے آجکل بہت سی ادویات میں الکحل شامل ہوتی ہے فقہاء نے مقدار قلیل اور بوجہ ضرورت اس کے جواز کا فتوی دیا ہے۔

امداد الفتاویٰ میں ہے:

"متقدمین ادویہ محرمہ کو ضرورت میں بھی جائز نہیں کہتے،اور متاخرین ضرورت میں اجازت دیتے ہیں...احتیاطا متقدمین کے قول پر عمل ہے،اور عامل بقول متاخرین پر بھی قابل مواخذہ نہیں۔

مندرجہ بالا تحقیق میں ضرورت کی تعارفی ابحاث پر بحث کی گئی ہے اور الکوحل ملی ادویات کے استعمال کا جواز اصول ضرورت کے تحت ثابت کیا گیا ہے اور اس بارے میں فقہاء کے اقوال نیز اردو کتب فتاوی میں اس کے جواز کے دلائل پر بحث کی گئی ہے۔بنیادی طور پر یہ تحقیق ایک مقالہ "**اردو کتب فتاوی میں ضرورت وحاجت کی بنا پر دیے گئے فتاوی جات ایک اختصاصی مطالعہ**"سے ماخوذ ہے۔

مقصد و منہج تحقیق:

اس تحقیق کا مقصد ضرورت کی تعریف و شرائط بیان کرنا ہے اور الکوحل ملی ادویات کے استعمال کے جواز کو ثابت کرنا ہے نیز اس تحقیق کا منہج بیانیہ ہے۔

ضرورت کے لغوی معنی:

"ضرورت "ضرر سے ماخوذ ہے،اور اس کے معنی "نقصان" کے ہیں اور یہ "نفع" کی ضد ہے۔اس مادہ سے نکلنے والے تمام الفاظ میں تنگی اور نقصان کے معنی پائے جاتے ہیں اور قرآن کریم میں "ضراء" سراء کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ [3]

"وہ لوگ جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

"ضراء" سے ہر قسم کا نقصان مراد ہے جیسا کہ امام راغب اصفہانیؒ کے کلام سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں:

الضر سوءُ الحال، إمّا في نفسه لقلّة العلم والفضل والعفّة، وإمّا في بدنه لعدم جارحة ونقص، وإمّا في حالة ظاهرة من قلّة مال وجاه[4]

الضر کے معنی بدحالی کے ہیں خواہ اسکا تعلق انسان کے نفس سے ہو جیسے علم وفضل اور عفت کی کمی اور خواہ بدن سے ہو جیسے کسی عضو کا ناقص ہونا یا قلت مال وجاہ کے سبب ظاہری حالت کا برا ہونا۔

---

[2] شامی،علامہ ابن عابدین شامی،در مختار مع رد المختار مکتبہ دار الکتب بیروت س ن۔ج1 ص210

[3] ال عمران 134:3

[4] الاصفهانی،ابوالقاسم الحسین بن محمد الراغب،الامام،المفردات فی غریب القران،ط1،1417ھ ص503۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یہ تینوں معانی قرآن کریم کی ان دو آیات میں موجود ہیں:

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ [5]

"پس ہم نے انکی دعا قبول کر لی اور جو تکلیف تھی وہ دور کر دی."

" وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهٖ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَا اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ "[6]

"اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹا اور بیٹھا اور کھڑا ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو بے لحاظ ہو جاتا اور اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔"

ضرورت کی اصطلاحی تعریف:

صاحب لغۃ الفقہاء نے حاجت شدیدہ اور لاعلاج مشقت کا نام ضرورت رکھا ہے۔

"الحاجة الشديدة والمشقة والشدة التي لا مدفع لها "[7]

ضرورت نام ہے حاجتِ شدیدہ کا اور ایسی مشقت کا جس کے دفعیہ کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو

"القاموس الفقہی" میں علامہ سعدی ابو حبیبؒ لکھتے ہیں:

الضرورة : الحاجة ، الشدة لا مد فع لها : المشقةالمبيحة لا كل الميتة ونحو ها.[8]

'ضرورت کا معنی ہے: حاجت. اور ایسی سختی جس کا دور کرنا آسان نہ ہو. ایسی مشقت جو مردار اور ایسی دیگر حرام چیزوں کا کھانا جائز قرار دے."

علامہ جرجانیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب التعریفات میں "ضرورت" کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" الضرورة مشتقة من الضرر وهو النازل مما لا مدفع له "[9]

"ضرورت، ضرر سی مشتق ہے اور وہ ایسی تنگی کو کہتے ہیں جس کا دور کرنا آسان نہ ہو."

علامہ سیوطیؒ نے الاشباہ میں، علامہ حموی نے غمز عیون البصائر میں ضرورت کی یہ تعریف بیان کی ہے:

"فالضرورة بلوغه حدا ان لم يتناوله الممنوع هلك او قارب وهذا يبيح تناول الحرام"[10]

"ضرورت کسی شخص کا اس حد تک پہنچ جانا کہ اگر وہ منع کردہ چیز کو استعمال نہیں کرتا تو ہلاک ہو جائے گا یا ہلاک ہونے کے قریب ہو جائے گا اور یہ ضرورت اشیاء محرمہ کے کھانے کو جائز قرار دیتی ہے."

علامہ زرکشیؒ نے المنثور فی القواعد میں ضرورت کی یہ تعریف بیان کی ہے:

---

[5] الانبیاء 84:24

[6] یونس 12:11

[7] قلعجی، محمد رواس، معجم لغۃ الفقہاء، دار النفائس للطباعۃ، ط.2، 1988، ص 283۔

[8] سعدي ابو حبیب، القاموس الفقہی، دار الفکر، بیروت، ط2، 1988، ص 223

[9] الجرجانی، علی بن محمد بن علی التعریفات دار الکتاب العربی بیروت ط.1، 1405، ص 180۔

[10] السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابی بکر، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1403 ص 85؛ حموی، ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد، غمز عیون البصائر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1985 ج 1 ص 277۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"فالضرورة بلوغه حدا ان لم يتناول الممنوع هلك او قارب كالمضطر للاكل واللبس بحيث لو بقى جائعا او عريانا لمات او تلف منه عضو وهذا يبيح تناول المحرم "[11]

"ضرورت کسی شخص کا ایسی حد تک پہنچ جانا کہ اگر وہ ممنوع چیز کو استعمال نہیں کرتا تو ہلاک ہو جائے گا یا ہلاک ہو جانے کے قریب پہنچ جائے گا، جیسے مجبور شخص کہ اگر وہ بھوکا رہے یا عریاں رہے تو یا تو مر جائے یا اس کا کوئی عضو تلف ہو جائے تو اس صورت میں یہ ضرورت حرام اشیاء کے کھانے کو جائز قرار دیتی ہے.

ضرورت معتبرہ کی شرائط۔

فقہاء نے ضرورت کے معتبر ہونے کے لیے کچھ شرائط مقرر کی ہیں کہ ان شرائط کے پائے جانے کی صورت میں ضرورت کو معتبر مانا جائے گا یعنی اس کو واقعی ضرورت سمجھا جائے گا ۔اور اس پر ضرورت کا حکم لاگو ہوگا۔

مفتی محمد شفیعؒ نے ضرورت معتبرہ کی پانچ شرائط بیان فرمائی ہیں، جب یہ شرائط پائی جائیں تو سمجھا جائے گا کہ یہاں پر ضرورت واقعی متحقق ہے اور وہ شرائط یہ ہیں:

1- اول یہ کہ اضطراری حالت ہو خطرہ جان جانے کا ہو، معمولی تکلیف و بیماری میں یہ حکم نہیں ہے۔

2- دوسرے یہ کہ حرام چیز کے علاوہ اور کوئی چیز علاج و دواء کے لئے مؤثر نہ ہو یا موجود نہ ہو جیسے شدید بھوک کی حالت میں گنجائش اسی وقت ہے جب کہ کوئی دوسری حلال غذا موجود نہ ہو۔

3- تیسرے یہ کہ اس حرام کے استعمال کرنے سے جان بچ جانا یقینی ہو جیسے بھوک کی وجہ سے مضطر کے لئے ایک دو لقمہ حرام گوشت کا کھالینا اس کی جان بچانے کا یقینی سامان ہے اگر کوئی دواء ایسی ہے کہ اس کا استعمال مفید تو معلوم ہوتا ہے مگر اس سے شفاء یقینی نہیں تو اس دواء کا استعمال آیت مذکورہ کے استثنائی حکم میں داخل ہو کر جائز نہیں ہوگا۔

اس کے ساتھ مزید دو شرطیں آیت قرآنی میں منصوص ہیں

4- اس کے استعمال سے لذت حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

5- اور ضرورت سے زائد استعمال نہ کرے۔[12]

شریعت میں اصل چیز تو مکلفین کے لئے آسانی پیدا کرنا، حرج، تنگی اور ضرر کو دور کرنا ہے اور ہر وہ چیز جو مکلفین کے لئے تنگی، مشکل اور تنفیر ناس کا سبب ہو شریعت میں اس کا حکم ساقط ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کے بہت سے دلائل موجود ہیں نمونہ کے طور پر چند دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

قرآن کریم کی روشنی میں۔

1- "اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[13]

"اس نے تو تم پر مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے۔ ہاں جو مجبور ہو جائے شرط یہ کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور حد ضرورت سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا ہے رحم کرنے والا ہے۔"

ابن العربی مالکیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

---

[11] الزرکشی، بدر الدین، محمد بن عبد اللہ، وزارۃ الاوقاف الکویتیہ، ط2، 1305ھ، ج2 ص319۔

[12] محمد شفیع، مفتی، معارف القران، مکتبہ معارف القران، کراچی، 2008 ج1 ص 426-425

[13] البقرۃ 2:173

"اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مذکورہ اشیاء کی حرمت بیان کرتے ہوئے کلمہ "انما" کا استعمال فرمایا ہے جو حصر کے لئے آتا ہے جو نفی اور اثبات کے معنی کو ثابت کرتا ہے اور یہاں پر حصر سے مراد محرم اور حرام کردہ چیزوں کا حصر ہے اور اس کا پتہ خاص طور سے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اس کو آیت حلت کے بعد بیان کیا ہے ارشاد باری ہے: يَا ايُّهَا الَّذِينَ امَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُم[14]

2- فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِاِثْمٍ فَانَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ [15]

"ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے بشر طیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔"

3۔"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا الَّا وُسْعَهَا"[16]

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کا ذمہ دار نہیں بناتا۔"

"وسع" کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ زمخشریؒ فرماتے ہیں:

"الوسع ما يسع الانسان ولا يضيق عليه ولا يحرج فيه اي لا يكلفها الا ما يتسع فيه طوقه ويتيسر عليه دون مدى الطاقة والمجهود"[17]

"جسے انسان وسعت و سہولت کے ساتھ کر سکے، جسے کرنے میں اسے تنگی اور حرج پیش نہ آئے، اللہ تعالیٰ انسان کو اسی چیز کا مکلف بناتا ہے جسے انسان پوری طاقت صرف کیے بغیر آسانی سے کر سکتا ہے۔"

احادیث مبارکہ کی روشنی میں۔

ذخیرہ احادیث میں بہت سی احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ رسول رحمت ﷺ نے جسم و جان کی حفاظت کے لئے ضرورت و حاجت اور مشقت شدیدہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے محرمات کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جیسے مرد کے لئے ریشم اور سونے کا استعمال اور مردار کھانے کی اجازت وغیرہ اسی سے متعلق چند احادیث حسب ذیل ہیں:

خارش کی وجہ سے ریشم پہننا مباح ہے، اسی طرح جس مریض کے لئے ریشم کا کپڑا پہننا فائدہ مند ہو، اس کے لئے بھی مباح ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

1- "ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف، والزبير في قميص من حرير، من حكة كانت بهما "[18]

"نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو، خارش کی شکایت کی وجہ سے، ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی کیونکہ وہ دونوں حضرات خارش میں مبتلا تھے۔"

2- "عن عرفجة بن اسعد قال : اصيب انفي يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذت انفا من ورق فانتن علي فامرني رسول الله صلى عليه وسلم ان اتخذ انفا من ذهب" [19]

---

[14] البقرۃ172:2

[15] البقرۃ172:2

[16] البقرۃ286:2

[17] الزمخشري، جار اللہ، ابوالقاسم محمود بن عمر، تفسیر الکشاف، دار احیاء التراث العربي، بیروت، س-ن، 1ص359

[18] بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ و ایامہ، کتاب الجهاد و سیر، باب لبس الحریر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1381ھ، ح2919

[19] نسائی، احمد بن شعیب بن علی، ابوعبدالرحمن، سنن النسائی، دار السلام، ریاض، کتاب الزینۃ من السنن، باب من اصیب انفہ ھل یتخذ انفا، 2012، ح5164

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

"عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جنگ کلاب کے دن ان کی ناک کٹ گئی، تو انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی، پھر اس میں بدبو آگئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔"

الکوحل ملی ادویات کا استعمال:

شریعت نے شدید ضرورت کے وقت تداوی بالمحرمات کی اجازت دی ہے لیکن اس کی حد یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب کوئی دوسرا علاج موثر نہ ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ بقدر ضرورت ہی ہو گا۔ اسی وجہ سے آجکل بہت سی ادویات میں الکحل شامل ہوتی ہے فقہاء نے مقدار قلیل اور بوجہ ضرورت اس کے جواز کا فتوی دیا ہے۔

مفتی رشید احمدؒ "احسن الفتاویٰ" میں رقمطراز ہیں:

"مصنوعات میں استعمال ہونے والا الکحل انگور یا کھجور سے نہیں بنایا جاتا، اس لئے مذہب شیخین رحمہا اللہ تعالیٰ کے مطابق اس کا استعمال جائز ہے۔ اگرچہ حضرات فقہاء نے فساد زمان کی حکمت کی بناء پر امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے قول کو مفتی بہ قرار دیا ہے، مگر عموم بلوی اور ضرورت تداوی کے پیش نظر اصل مذہب کے مطابق جواز کا فتوی دیا جاتا ہے۔"[20]

مولانا فتح محمد لکھنویؒ انگریزی ادویات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وہ تمام اشیاء جن کی نسبت بدون دلیلِ مقبول نجس ہونے کا الزام لگایا جائے جیسے ادویۂ انگریزی یہ نہ ممنوع البیع ہیں اور نہ ممنوع الاستعمال، ہاں یہ دلیل کہ اکثر انگریزی دواؤں میں شراب شامل ہوتی ہیں کافی نہیں اس لئے کہ شراب وہی ہے جو شرب اور سرور کے لئے موضوع ہو نہ وہ کہ زہر کی طرح مہلک ہو میری تحقیق میں جو تیز جوہر انگریزی دوا میں ملایا جاتا ہے اور وہ اپنی اصطلاح میں اسے شراب کہتے ہیں ہرگز شراب نہیں ہو سکتا اس لئے کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ وہ دوسرے اشربا کی طرح پینے کی چیز نہیں ہے اگر اس کا استعمال ہو تو مثل زہر کے خطرناک ہے، پس ایسی چیز حکم خمر میں نہیں ہے۔"[21]

مولانا اشرف علی تھانویؒ رقمطراز ہیں:

"اسپرٹ اگر عنب وزبیب ورطب و کھجور سے حاصل نہ کی گئی ہو تو اس میں گنجائش ہے، للاختلاف ورنہ گنجائش نہیں للاتفاق"[22]

امداد الفتاویٰ میں ہے:

"متقدمین ادویہ محرمہ کو ضرورت میں بھی جائز نہیں کہتے، اور متاخرین ضرورت میں اجازت دیتے ہیں... احتیاطا متقدمین کے قول پر عمل ہے، اور عامل بقول متاخرین پر بھی قابل مواخذہ نہیں۔"[23]

مفتی کفایت اللہ انگریزی ادویات کے استعمال کے بارے میں لکھتے ہیں:

"انگریزی دوا کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ اس میں نشہ لانے کی صلاحیت نہ ہو تھوڑی بہت امیزش شراب اس وجہ سے موجب ممانعت نہیں ہے کہ وہ شراب جو ناپاک ہے ان دواؤں میں نہیں ہوتی۔"[24]

---

[20] رشید احمد، مفتی، احسن الفتاوی، ای ایم سعید، کراچی، ط.4ر، 1425، ج8ص 484

[21] لکھنوی، فتح محمد، حلال وحرام، نذیر سنز پبلیشرز، لاہور، 1978ص 96-97

[22] امداد الفتاویٰ، ج4ص 209

[23] ایضا، 4ص 205

[24] دہلوی، محمد کفایت اللہ، کفایت المفتی، دار الاشاعت کراچی، 2001ء ج9، ص123۔

"انگریزی دواؤں میں اسپرٹ میتھی لیٹڈ کی امیزش ہوتی ہے جو روغنوں اور رنگوں میں ڈال کر استعمال کی جاتی ہے اور وہ شراب نہیں ہے اس لئے اس کی امیزش سے دواؤں کی بیع وشراء ناجائز نہیں ہوتی۔"[25]

فتاویٰ حقانیہ میں ہے:

"انگریزی ادویات کے استعمال کے بارے میں متاخرین فقہاء کرام کا قول یہ ہے کہ اگر ان ادویات میں شراب یا کسی اور حرام شے کا اختلاط یقینی یا ظن غالب کے طور پر معلوم ہو تو ان کا استعمال شرعاجائز ہے جبکہ اس میں شفاء کا امکان ہو، اگر ان دوائیوں میں الکحل کا صرف احتمال (شک) ہو تو پھر ایسی دوائیوں کے استعمال کرنے میں مزید گنجائش نکلتی ہے۔"

[26]یہی رائے مفتی شفیع صاحب کی ہے۔[27]

فتاویٰ حقانیہ میں ہے:

"امام ابو حنیفہ کے نزدیک اشربہ اربعہ کے علاوہ جب شراب دیگر اناج واشیاء سے بنائی گئی ہو تو بصورت شرعی مجبوری استعمال کرنا جائز ہے تو اس کی تجارت کی بھی گنجائش بھی موجود ہے۔ موجودہ الکحل (جو کہ شراب ہی کی ایک قسم ہے) چونکہ پٹرول، جو، مکئی وغیرہ اشیاء سے بنائی جاتی ہے اور ضرورتا بہت ساری ادویات، رنگوں کے علاوہ دیگر کیمیکلز میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اس لیے بناء بر قول امام ابو حنیفہ اس کی خرید وفروخت جائز ہے، موجودہ دور میں عموم بلویٰ کی وجہ سے اسی پر فتویٰ ہے۔"[28]

مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

"موجودہ دور میں چونکہ ان دواؤں کا استعمال بہت عام ہے اس لئے اس مسئلہ میں احناف یا شوافع کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے ان کے مسلک کے مطابق گنجائش دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔"[29]مولانا اعجاز احمد قاسمیؒ کی بھی یہی رائے ہے۔[30]

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی الکوحل سے تیار شدہ ادویات کے استعمال کو جائز قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دوائیں چوں کہ ضرورت ہیں اور ازراہ ضرورت شریعت نے شراب پینے کی بھی اجازت دی ہے لہذا الکحل ملی ہوئی ادویہ کا استعمال درست ہو گا۔"[31]

الغرض وجہ استعمال انسانی ضرورت ہے اور ضرورت کیوجہ سے بہت سے محارم حلال ہو جاتے ہیں جب شریعت نے تداوی بالمحرمات کی اجازت دے دی تو اسی پر قیاس کرتے ہوئے الکوحل ملی ادویات کا استعمال بھی جائز ہے

---

[25] ایضا9ص149۔

[26] حقانی، مولانا عبد الحق حقانی، فتاویٰ حقانیہ، مکتبہ سید احمد شہید، ط6، 1430ھ، ج5، ص202۔

[27] محمد شفیع، مفتی، معارف القران، ادارۃ المعارف، کراچی، 2008ء، ج1ص427۔

[28] فتاوی حقانیہ، ج6ص103۔

[29] عثمانی، تقی، مفتی، مغربی ممالک کے چند جدید فقہی مسائل اور ان کا حل، فرید بک ڈپو، دہلی، 2000ص44-45؛ عثمانی، محمد تقی، بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ، دار القلم، دمشق، ط.2003، 2ص343۔

[30] قاسمی، مجاہد الاسلام، مولانا، جدید فقہی مباحث، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، 2009، ج18ص402

[31] رحمانی، خالد سیف اللہ، حلال وحرام، زمزم پبلیشرز، س-ن، ص170

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research* Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مصادر و مراجع

القرآن الکریم

الاصفھانی، ابو القاسم الحسین بن محمد الراغب، الامام، المفردات فی غریب القران، ط1، 1417ھ

بخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وایامہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1381ھ،

الجرجانی، علی بن محمد بن علی التعریفات دار الکتاب العربی بیروت ط.1، 1405،

حقانی، مولانا عبد الحق حقانی، فتاویٰ حقانیہ، مکتبہ سید احمد شہید، ط6، 1430ھ

حموی، ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد، غمز عیون البصائر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1985ج1ص277۔

دہلوی، محمد کفایت اللہ، کفایت المفتی، دار الاشاعت کراچی، 2001

رحمانی، خالد سیف اللہ، حلال و حرام، زمزم پبلیشرز، س-ن

رشید احمد، مفتی، احسن الفتاوی، ای ایم سعید، کراچی، ط.4ر، 1425

زحیلی، دکتور، وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، دمشق، س ن،

الزرکشی، بدر الدین، محمد بن عبد اللہ، وزارۃ الاوقاف الکویتیہ، ط2، 1305ھ

سعدي ابو جبیب، القاموس الفقھی، دار الفکر، بیروت، ط2، 1988

السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن ابی بکر، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1403

شامی، علامہ ابن عابدین شامی، در مختار مع رد المختار مکتبہ دار الکتب بیروت س ن

عثمانی، تقی، مفتی، مغربی ممالک کے چند جدید فقہی مسائل اور ان کا حل، فرید بک ڈپو، دہلی، 2000

عثمانی، محمد تقی، بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ، دار القلم، دمشق، ط.2، 2003

قاسمی، مجاہد الاسلام، مولانا، جدید فقہی مباحث، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، 2009

قلعجی، محمد رواس، معجم لغۃ الفقہاء،، دار النفائس للطباعۃ، ط.2، 1988

لکھنوی، فتح محمد، حلال و حرام، نذیر سنز پبلیشرز، لاہور، 1

محمد شفیع، مفتی، معارف القران، مکتبہ معارف القران، کراچی، 2008

نسائی، احمد بن شعیب بن علی، ابو عبد الرحمن، سنن النسائی، دار السلام، ریاض، 2012